تقدیر الٰہی کا دعاؤں سے گہرا رابطہ ہے، تقدیر کے بنانے میں دعا کام کرتی ہے

اس خوش فہمی میں پڑ کر کہ فتح بہرحال ہماری ہے فتح کی دعاؤں سے ہرگز غافل نہ ہوں

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | بدھ ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۲۶ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۲۶ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴۱

نقل مکانی کرنے والے احمدی ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اے اللہ میں جہاں بھی جاؤں دنیاوی اغراض سے نہ جاؤں بلکہ مجھے جو ملے تیری طرف سے ملے اور برکتیں عطا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کو اعلیٰ اخلق عطا ہوں ان کے گھر جنت نشان بن جاتے ہیں اور اخلاق کی کمی گھروں اور معاشروں کو جہنم بنا دیتی ہے

اپنے گھر اور اولاد کے لئے سنجیدگی اور باقاعدگی سے دعا مانگنے والوں کے گھروں کے نقشے بدل جائیں گے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۷ ہجرت ۱۳۷۰ ہش (۱۷ مئی ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

حق کے ساتھ فیصلہ فرمانے کی دعا

"ان دعاؤں کا ذکر چل رہا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ بندوں نے کیں اور جن کا ذکر بطور خاص قرآن کریم میں محفوظ فرمایا گیا۔ ایک دعا سورۃ انبیاء کی آیت ۱۱۳ میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا کے طور پر محفوظ ہے۔ (۔) کہ اس نے کہا یعنی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) نے کہا (۔) کہ اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے (۔) اور ہمارا رب بہت ہی رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا ہے (۔) اور ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے (۔) جو تم ہمارے خلاف بناتے ہو۔

اس دعا کا پس منظر اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے کہ اس میں پہلے زبور کی اس پیشگوئی کا ذکر ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (۔) یعنی فلسطین کی زمین خدا تعالیٰ کے عبادت گذار، صالح بندوں کو عطا کی جائے گی۔ (۔) یہ اس پیشگوئی کے) الفاظ ہیں۔ اس سے کچھ آیات کے بعد پھر یہ آیت آتی ہے۔ (۔) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا یا میں نہیں جانتا کہ یہ جو وعدہ ہے شاید تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بنے اور (۔) کچھ عرصے کے لئے تمہیں اس سے فائدہ پہنچے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے مطلع فرما دیا تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کے صالح عبادت گذار بندے بہرحال اس سرزمین کے وارث بنائے جائیں گے مگر وقتی طور پر اس پہ غیروں کا قبضہ ہوگا کیونکہ یہ آیت بہرحال مسلمانوں سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیان شمار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ وعدہ کہ خدا کے پاک بندوں کو اور عبادت گذار بندوں کو زمین دی جائے گی ایک مستقل وعدہ ہے اور جس قوم کو مخاطب کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ (۔) میں نہیں جانتا کہ یہ وعدہ شاید تمہاری آزمائش کا ذریعہ بنے اس سے کوئی مخالف گروہ مراد ہے مسلمان مراد نہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یہ کیا آزمائش لے کر آئے گی یعنی یہ زمین جس پر تم قابض ہو گے تمہارے لئے کیا آزمائش کا موجب بنے گی۔ (۔) ہاں کچھ مدت کے لئے تمہیں ضرور اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد یہ دعا ہے (۔)۔ اے میرے رب! حق سے فیصلہ فرما دے۔

مجھے یاد ہے جب یہ ۱۹۹۱ء خلیج کا تنازعہ چل رہا تھا تو اس وقت بھی میں نے بہت سوچ کر یہی دعا کرنے کی احباب جماعت کو تلقین کی تھی کہ کسی ایک طرف کی بجائے حق کے جیتنے کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حق کو فتح عطا فرمائے۔ پس چونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا کے ساتھ یہ دعا منطبق ہو جاتی ہے اور بعینہٖ اسی مضمون کی دعا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کے ساتھ اس دعا کا خاص تعلق ہے اور یہ فیصلے ابھی ہونے باقی ہیں، کسی ایک فریق کے جیتنے یا نہ جیتنے کی بحث نہیں ہے بلکہ اس تنازعہ کے نتیجے میں جو کچھ بھی آگے جدوجہد کا ایک سلسلہ جاری ہونے والا ہے، جو حالات بھی پیدا ہوں گے بالآخر ہماری دعا یہی ہے کہ اے خدا! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور جن لوگوں کے مقدر میں یہ سرزمین لکھی گئی ہے بالآخر ان تک یہ پہنچے۔ چنانچہ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔ (۔) کہ ہمارا رب بہت ہی رحمت کرنے والا، بے انتہا دینے والا، بن مانگے دینے والا ہے اور جو کچھ یہ لوگ ہم پر باتیں بناتے ہیں یا تم لوگ ہم پر باتیں بناتے ہو ان کے خلاف یہی ہمارا رب مددگار ہوگا اور مددگار رہے۔ پس اس وسیع تر معنے میں یہ دعا کرنی چاہیے۔

مسلسل صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

شدید مخالفت کے مقابل پر اسی قسم کی نصرت چاہنے کی دعا

اس کے بعد دوسری دعا سورہ المؤمنون کی آیت ۲۷ میں ہے۔ یہ حضرت نوحؑ کی دعا ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم کے سرداروں نے آپ کے متعلق طرح طرح کی باتیں بنائیں اور کہا کہ تم محض اپنی فضیلت چاہتے ہو اور خدا کا پیغام ہم تک پہنچانا محض ایک بہانہ ہے اور پھر یہ کہا کہ اگر خدا چاہتا تو اپنی طرف سے فرشتے نازل فرماتا۔ کجا یہ کہ تمہیں ہم پر پیغمبر بنا کر بھجواتا جو محض ایک انسان ہو۔ اس سے تمہیں کوئی حیثیت (حاصل) نہیں اور پھر یہ بھی کہا کہ انسان ہی نہیں ایک مجنوں انسان ہو۔ تمہیں تو جنون ہو چکا ہے۔ دیوانے ہو گئے ہو۔ پس ہم اس بدانجام کا انتظار کر رہے ہیں جو تمہیں پہنچے گا۔ اس پر حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی کہ (—) اے میرے رب! میری نصرت فرما۔ (—)

(—) (اس کا) ایک ترجمہ یہ ہے اور یہی ترجمہ حضرت (فضل عمر) نے بھی کیا ہے کہ بسبب اس کے جو انہوں نے مجھے جھٹلا دیا اور ایک اور ترجمہ جو اس سیاق و سباق میں برمحل بیٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ (—) میری جن باتوں میں یہ تکذیب کر رہے ہیں ویسی ہی مقابل کی نصرت عطا فرما یعنی جن جن باتوں میں یہ میری تکذیب کرتے ہیں ایسی نصرت فرما کہ اُن سب باتوں میں یہ خود جھوٹے ثابت ہو جائیں۔ اس دعا کی قبولیت کا ذکر اگلی آیت میں ملتا ہے اور وہ انہی معنوں میں ہے جن معنوں میں میں یہ ترجمہ کر رہا ہوں (—)۔ پس اس دعا کے بعد ہم نے نوحؑ پر وحی نازل فرمائی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے، ہمارے دیکھتے ہیں ایک کشتی بنا اور اس طرح کشتی بنا جس طرح ہم تم پر وحی نازل فرماتے ہیں۔ (—) اور جب ہمارا حکم آ گیا (—) اور چشموں نے خوب جوش مارنا شروع کیا (—) تو اُس وقت ہر قسم کے جاندار جو ضروری ہیں اُن کے جوڑے لے لینا اور اپنے اہل کو ساتھ لے لینا سوائے اُس کے جن کے خلاف ہمارا فیصلہ گزر چکا ہو (—) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کے بارہ میں مجھے خطاب نہ کرنا یعنی میرے سامنے دعا نہ کرنا۔ (—) وہ یقیناً غرق کئے جائیں گے۔

پس دراصل انہوں نے حضرت نوحؑ کو نہ صرف جھوٹا اور ریاکار بتایا بلکہ قوم کا حضرت نوحؑ کو جو خطاب ہے وہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ ہم انتظار کر رہے ہیں اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ عرصے تک تم اپنے بدانجام کو پہنچنے والے ہو تو یہ تھا اُن کا تکذیب کا ذریعہ اور تکذیب کا جو مدعا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھوں کے سامنے یہ جھوٹا ثابت ہو اور ہلاک ہو جائے۔ پس چونکہ حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی کہ (—) اے میرے خدا! میری ویسی ہی نصرت فرما جیسی یہ میری تکذیب کرتے ہیں تو بعینہٖ اس کی قبولیت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی آنکھوں کے سامنے ان کی ہلاکت کی خبر دے دی۔ اور ایسا ہی ہوا۔

پس یہ دعائیں اگر اسی پس منظر کو پیش نظر رکھ کر کی جائیں جس پس منظر میں قرآن کریم نے ان کا ذکر فرمایا ہے تو ان کے اندر قوت بھی بہت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کا مضمون بھی بہت وسیع ہو جاتا ہے اور حالات کے ساتھ مربوط ہو جاتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر بھی جہاں جہاں ایسے حالات گزرتے ہیں یا آئندہ گزریں گے جماعت احمدیہ کو بھی ان دعاؤں سے اسی طرح استفادہ کرنا چاہیئے۔

نقل مکانی کرنے والوں کے لئے دعا

سورہ المؤمنون کی آیت ۲۹ اور ۳۰ میں ایک اور دعا کا ذکر ہے جو اسی سلسلے میں ہی ہے۔ (—) پس جب تُو اور جو بھی تیرے ساتھ ہو گا کشتی پر سوار ہو جاؤ گے اور اطمینان کے ساتھ محفوظ ہو جاؤ گے۔ (—) تو پھر یہ کہنا کہ (—) تمام حمد، سب تعریف، کامل تعریف محض اللہ ہی کے لئے ہے۔ (—) جس خدا نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات بخشی (—) اور پھر یہ دعا کہنا کہ اے میرے رب مجھے مبارک منزل پہ اُتارنا (—) اور تُو سب مہمان نوازوں سے اور اُتارنے والوں سے بہتر مہمان نواز اور بہتر اُتارنے والا ہے۔

یہ دعا ہجرت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی اس دعا کا ذکر گزر چکا ہے جو آپؐ کو ہجرت کے متعلق سکھائی گئی تھی۔ یہ دعا حضرت نوحؑ کی دعا ہے کہ (میری منزل مبارک ہو) جہاں میں جاؤں دنیاوی اغراض سے نہ جاؤں بلکہ جو کچھ بھی مجھے ملے تیری طرف سے ملے اور برکتیں عطا ہوں۔ وہ مہاجرین جو آج مختلف ظلم کی جگہوں سے ہجرت کر رہے ہیں یا کل کریں گے۔ یا آئندہ زمانوں میں کریں گے ان کو ہمیشہ یہ دعا پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم والی دعا تو بہت ہی جامع و مانع دعا ہے اسکے علاوہ یہ دعا بھی خاص حالات پر اطلاق پاتی ہے اور جو مہاجرین یہ دعا نہیں بھی کر سکے انکو اب یہ دعا اپنی دعاؤں میں شامل کر لینی چاہیئے تاکہ انکی منزل مبارک ہو اور خدا ہی ہے جو انکی دیکھ بھال کرنے والا ہو اور انکی مہمانی کرنے والا ہو۔ اس دعا کے بغیر کسی قوم کو حقیقی میزبانی کا حق عطا نہیں ہو سکتا اور دنیا والے جو میزبانی یا مہمانی کرتے ہیں۔ وہ ایک عارضی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ پس مختلف علاقوں میں جانے والے احمدی مہاجرین کو انہی مسائل کا سامنا ہے۔ بعض قومیں بعض دوسری قوموں کے مقابل پر زیادہ فراخ دل ہیں لیکن ہر جگہ اس معاملے میں کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اور ویسے بھی بہت سے غیور احمدی ایسے ہیں جن کے دلوں پر بوجھ ہے کہ ہم جو غیر قوموں کی مدد پر بیٹھے ہوئے، جب تک ہمیں کام کی اجازت نہ ملے گویا ان کی خیرات پر پل رہے ہیں انکے لیئے یہ دعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اگر یہ دعا کر کے چلتے تو ان کے دل میں ہمیشہ یہ یقین رہتا کہ میری آؤ بھگت کرنے والا دراصل خدا ہی ہے اور میری دعا کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ نے یہ سامان فرمائے ہیں اور اس طرح وہ کسی قسم کی نفسیاتی الجھن کا شکار نہ ہوتے اور پھر اس مدد کے باوجود بھی جو مشکلات ہیں اور حالات میں بعض دفعہ کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ روزمرہ کی زندگی میں بے برکتی بھی ہوتی ہے ان سب کا علاج یہ دعا ہے کہ (——) اے میرے رب! مجھے ایسی جگہ اتار اور اس طرح مجھ سے سلوک فرما کر میں برکتوں والی جگہ پر اترنے والا ہوں۔ ایسی برکتیں پانے والا ہوں جو تیرے حضور سے عطا ہوتی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہٖ وسلم کو جو دعائیں سکھائی گئیں ان میں سے ایک یہ بھی دعا ہے کہ تو کہہ دے، اے میرے ربّ! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تو مجھے اپنی زندگی میں ہی دکھا دے جو تُو میرے مخالفوں سے وعدے کرتا ہے یعنی ان سے جو وعید کرتا ہے، انکو جو انذار فرماتا ہے، کیا ہو نہیں سکتا؟ کیا ممکن نہیں — التجا کا ایک رنگ ہے — کہ میں بھی اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ لوں (——) اور میرے ربّا! مجھے ظالموں میں شمار نہ فرمانا۔ اسکے معاً بعد خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ہے (—) کہ یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم ان سے وعید کرتے ہیں تجھے بھی اس میں سے کچھ دکھا دیں۔

خود ہی دعا سکھانے اور خود ہی قبول کرنے کی حکمت

اس موقعہ پر ایک یہ سوال اٹھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خود ہی قبول کرنی ہے۔ پھر خود ہی دعائیں کیوں سکھاتا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اور یہ جو طرز مسلسل چل رہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کو ایک طرف دعا سکھاتا ہے اور دوسری طرف اسکی قبولیت کا اعلان فرما دیتا ہے۔ اس مسئلے کو سمجھنے کے لیئے دراصل اپنے بچوں سے اپنے تعلقات پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ وہ پیارے پیارے بچے جن کو ابھی پوری طرح خود شعور نہیں ہوتا بہت سی باتیں کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ والدین جو پہلے سے ہی کچھ دینے پر تیار بیٹھے ہوتے ہیں انہیں پہلے مانگنے کے طریقے بتاتے ہیں اور کئی طرح سے پیار کے رنگ میں انکو کہتے ہیں کہ تم ہم سے یہ مانگو، اس طرح مانگو اور پھر جیب پہلے ہی بھری ہوتی ہے۔ ہاتھ چل رہے ہوتے ہیں کہ ادھر سے وہ مانگے اور ادھر ہم اسکو عطا کر دیں تو یہ پیار کے خاص انداز ہیں۔ پس (—) جو دعائیں سکھائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالےٰ کی محبت کے اظہار کے رنگ میں ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ (خدا کے فرستادے) اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کرتے۔ کیفیتہً خدا ہی کے ہاتھوں میں پلتے ہیں۔ جس طرح حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا۔

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیرخوار

پس ایک طفلِ شیرخوار کی طرح (ان) کی کیفیت ہوتی ہے۔ جو ماں باپ کی گود میں اور ہاتھوں میں کھیلتے اور انہیں سے باتیں سیکھتے ہیں اور وہی باتیں انکو سکھائی جاتی ہیں جو سکھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واے کو مقبولِ نظر ہوں، اسکو پیاری لگی ہوں۔ پس اس رنگ میں ہماری تربیت کے بھی سامان ہوگئے جن سے براہِ راست خدا کا تکلّم نہیں ہوتا اور لبعد میں آنے والی نسلوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ باتیں جن کے ہم حقدار نہیں کہ خدا ہمیں براہ راست سکھائے، اپنے پیارے انبیاء کو سکھا کر، انکا ذکر محفوظ کر کے ہمیں بھی وہ طریقے بتا دیئے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو آپؐ کے دشمنوں کا جو انجام دکھانا تھا وہ تو مقدّر تھا۔ اسکے فیصلے ہو چکے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آپکو اس رنگ میں یہ دعا سکھائی کہ گویا آپؐ کی طلب پر عطا ہو رہا ہے اور طلب پر عطاء ہونے میں اپنی ایک لذت ہے اور پھر معاً بعد بلا توقف یہ اطلاع فرما دی کہ (ــــ) کیوں نہیں میرے بندے ہم ضرور اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم انکو ڈرا رہے ہیں تجھے بھی وہ دکھا دیں پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی میں جو دشمن پر کامل غلبہ عطا ہوا اور طرح طرح کے معاند آنحضور صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کے ہاتھوں عبرتناک شکست کھا کر اس دنیا سے اپنے انجام کو سدھارے۔ یہ ساری باتیں اسی دعا کے نتیجے میں تھیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مقدّر تو تھا مگر دعا کے تعلق کے ساتھ تقدیر کو باندھ دیا گیا۔ اس سے ہمیں یہ حکمت بھی سمجھ آتی ہے کہ تقدیرِ الٰہی کا دعاؤں سے گہرا رابطہ ہے اور تقدیر کے بنانے میں دعا کام کرتی ہے۔ پس ایک پہلو جب تک تشنۂ تکمیل ہو اس وقت تک تقدیر جاری نہیں ہوتی۔ پس اس خوش فہمی میں بیٹھے رہنا کہ فتح بہر حال ہمارے مقدّر میں ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے یا کہنے کی ضرورت نہیں یہ غلط ہے یہ مضمون بھی اس طرزِ کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقدیر اپنی جگہ درست لیکن تقدیر کی طلب اپنی جگہ ضروری ہے جیسا کہ گرمی ہوتی ہے تو مون سون پہنچ جاتی ہے۔ مون سون کا اٹھنا اپنی جگہ اپنے قانون کے مطابق ہے لیکن اس کو طلب کرنے کے لئے کسی خاص علاقے کی خاص گرمی کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ گرمی اگر پوری طرح میسّر نہ آئے تو مون سون تو اپنی جگہ اٹھتی ہی ہے لیکن اس علاقے پر بعض دفعہ نہیں برستی۔ پس اس لحاظ سے یعنی یہ مضمون تو بعینہٖ صادق نہیں آتا مگر یہ ایک ملتی جلتی مثال ہے ہمیں اپنی فتح کی دعاؤں سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے اور یہ سمجھ کر کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وعدے فرمائے ہیں کہ آخرین کے دَور میں بھی (دین حق) کو تمام دیگر ادیان پر غلبہ عطا فرماؤں گا۔ اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے اسکے لئے گریہ وزاری کریں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نظر اس مضمون پر سب سے زیادہ گہری تھی، اس کے باوجود آپ نے اس قدر بے قراری سے غلبۂ (دین حق) کی دعائیں کی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دعائیں کرتے کرتے آپکی جان نکل جائے گی۔ چنانچہ آپکا بہت ہی دردناک اظہار ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ سنّت قائم کر کے ہمیں بتا دیا کہ انبیاء اور صلحاء اور اخیار کا یہی مقام ہے اور یہی انکو زیب دیتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے باوجود اسکی طلب میں اپنی جان کھونے کی کوشش کریں اور بہت ہی گریہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے رہیں۔ پھر یہاں جو فرمایا گیا کہ (اے میرے رب مجھے ظالم قوم میں شامل نہ کرنا) یہاں "ظالمین" کا کیا معنی ہے اور "فِی القَومِ الظّٰلِمِین" سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ دعا کر رہے ہوں کہ جن ظالموں کو تُو نے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جن کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے دکھا دے کہ تیرے وعدے پورے ہوئے ہمیں ان میں نہ شامل فرما دے۔ یہ تو ایک بالکل بے تکی اور بے جوڑ بات بن جائیگی۔ پس ظالمین کے استعمال کے متعلق قرآن کریم پر نظر ڈالنی چاہیئے کہ کن کن معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک دعا اس سے پہلے گزری ہے جس میں حضرت یونسؑ نے یہ عرض کی تھی کہ اے خدا! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اگر تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا۔ اور میری بخشش نہ فرمائے گا تو میں ظالمین میں سے ہو جاؤں گا۔ وہاں ظالمین کے معنی یہ ہیں کہ تیری بخشش پر اعتراض کرنے والا۔ تیری بخشش پر تلخی محسوس کرنے والا۔ تُو نے گنہگاروں سے جو حُسنِ سلوک فرمایا اور نرمی فرمائی اور عفو سے کام لیا اس پر میرے دل میں ایک ہلکا سا میل آ گیا، یہ ظلم ہے تو اس دعا کے تعلق میں جب آنحضور صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے رب ہمیں ظالموں میں نہ داخل فرما دینا تو اسکا مطلب یہ تو ہرگز نہیں بن سکتا کہ ہمیں ان لوگوں میں نہ داخل فرما دینا جن کے بد انجام دیکھنے کی ہم تمنّا کر رہے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر تیری تقدیر یہ ہو کہ ہم آنکھوں سے نہ دیکھیں۔ اگر تیرا یہی فیصلہ ہو کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں اور یہ قوم اسی طرح دندناتی پھرتی رہے اور ظلم کرتی رہے اور انکا بد انجام ہم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں تو ہمارے دلوں پر سکینت نازل فرمانا۔ ہمارے دلوں پر صبر نازل فرمانا اور ہم تیری رضا پر راضی رہنے والے ہوں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے اس سے پہلے جب تو نے ان کے دشمنوں سے بخشش کا سلوک فرمایا تو دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس کی۔

شرارتوں اور وساوس سے بچنے کی دعا

پھر سورۃ المومنون ہی میں آیات ۹۸ اور ۹۹ میں (ــ) ایک دعا (ــ) یہ ہے (ــ) کہ اے میرے بندے! تو مجھ سے یہ سوال کر، مجھ سے یہ دعا کر کہ۔ اے میرے ربّ! میں تیرے سرکش بندوں کے وساوس اور ان کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھ تک پہنچ سکیں۔

حضرت (فضل عمر) نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے: اور تو کہہ دے اے میرے ربّ میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضرات کا اوّل ترجمہ وساوس ہیں اور کئی قسم کے بُرے خیالات ہیں اور دراصل (ــ) شرارتوں سے انکا گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت (فضل عمر) نے اس موقعہ پر اس کا ترجمہ شرارتیں کر دیا۔ ایسے دَور جن میں مخالفین کو خاص طور پر غلبہ نصیب ہو اور وہ (ایمان والوں) سے جس طرح چاہیں سلوک کریں، اسی دَور میں ان شرارتوں کے نتیجے میں وساوس پیدا کئے جاتے ہیں اور اپنے مؤقف سے (ایمان والوں) کو ہٹانے کے لئے طرح طرح کے وسوسے پھیلائے جاتے ہیں کہ دیکھو اگر تمہارا خدا ہوتا، اگر تم سچے ہوتے، جس پہ تم ایمان لائے ہو اگر وہ واقعی خدا نے بھیجا ہوتا تو آج کیوں بے سہارا چھوڑے جاتے۔ کیوں تم آج ہمارے رحم و کرم پر ڈالے گئے۔ پس شرارتوں کے ساتھ وساوس کا گہرا تعلق ہے اور ہم نے گذشتہ ابتلاء کے دَور میں پاکستان میں (جو ابھی بھی جاری ہے) خاص طور پر یہ دیکھا ہے کہ پہلے احمدیوں کو ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ طرح طرح کی شرارتیں کی جاتی ہیں اور پھر خود ظلم کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تو تم پر ظلم کر رہے ہیں اور ہمارا کچھ نہیں ہو رہا اس لئے ہم سچے ہیں تم جھوٹے ہو اور بعض نادان اور جاہل کچھ ظلموں سے تنگ آ کر کچھ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس دلیل کو مان جاتے ہیں حالانکہ (ــ) ظلم کرنے والا سچا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو شخص ظلم سے کام لے رہا ہے اس ظلم کے نتیجے میں اسکی سچائی کیسے ثابت ہو گئی۔ ظالم تو بہر حال جھوٹا ہے (ــ) **ایک طرف (ایمان والوں) کو دُکھ دیتے ہیں۔ اور** پھر انہی دکھوں کو ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں (ــ) یہ دعا کیا کریں کہ (ــ) میں شیاطین کے ہر قسم کے شر اور ان شرور کے نتیجے میں پیدا ہونے والے وساوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (ــ) بلکہ میں تو یہ پناہ مانگتا ہوں کہ ہم تک ان کی رسائی ہی نہ ہو۔ نہ وہ ہم تک پہنچ سکیں نہ اُن کے وساوس اور ان کے شر ہمیں چھوئیں۔

دوزخیوں کے مقابل خدا کے نیک بندوں کی دُعا

ایک دعا سورۃ المومنون آیت ۱۱۰ میں درج ہے۔ یہ خدا کے اُن نیک بندوں کی دعا ہے جو دوزخیوں کے مقابل پر جب وہ اُن سے تمسخر کیا کرتے تھے تو وہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (ــ) میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا کہ جب ان پر ظلم ہوئے، ان سے تمسخر کا سلوک ہوا تو وہ یہ کہا کرتے تھے (ــ) اے ہمارے رب! ہم تو ایمان لے آئے ہیں اس لئے ہم سے بخشش کا سلوک فرما (ــ) اور ہم پر رحم فرما (ــ) اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس کے معاًبعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے (ــ) وہ یہ دعائیں کرتے تھے۔ یہ التجائیں کرتے تھے اور اس کے باوجود تم انہیں مذاق کا نشانہ بنا لیتے تھے (ــ) یہاں تک کہ تم میرے ذکر کو بھلا بیٹھے (ــ) تم ان سے مسلسل مذاق کرتے رہے (ــ) کہ آج کے دن جو جزاء سزا کا دن ہے میں اپنے ان مؤمن بندوں کو جو تمہارے ظلموں کے مقابل پر صبر کیا کرتے تھے جزاء کی خوشخبری دیتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ (ــ) یہی وہ لوگ ہیں جو نجات یافتہ ہیں اور نیک انجام کو پہنچنے والے ہیں۔

پھر سورہ المومنون کی ۱۱۹ ویں آیت میں ایک اور دعا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سکھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ــ) کہ اے میرے رب تو مجھ سے مغفرت کا سلوک فرما (ــ) اور رحم کا سلوک فرما (ــ) تجھ سے بڑھ کر اور کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحم کرنے والا نہیں۔

آخرت کے عذاب کے بدلے دنیا کا عذاب قبول کر لیں

سورۃ الفرقان آیات ۶۶، ۶۷ میں اللہ تعالیٰ عبادُ الرحمان کی دعا بیان فرماتا ہے۔ عبادُ الرحمان کا تذکرہ چل رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہیں جو زمین پر نرمی اور عاجزی سے چلتے ہیں۔ جب جاہل ان کو مخاطب ہوتے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں تو وہ جواباً یہ کہتے ہیں (—) (جب جاہل لوگ ان سے کلام کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو) اور پھر اپنے رب کے حضور راتیں سجدوں اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ وہ کیا دعائیں کرتے ہیں (—) وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ اس وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک طرف دشمن کا عذاب ہے اور اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ فرعون کے وقت میں جن ساحروں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی انہوں نے بھی یہی ذکر کیا تھا کہ ہم تو خدا سے زیادہ ڈرتے ہیں تجھ سے نہیں ڈرتے۔ تو ہم پر جو چاہے عذاب نازل کر ہم نے تو صداقت کو دیکھ لیا اور پہچان لیا۔ اس لئے اب ہم اس صداقت سے پھرنے والے نہیں ہیں۔ پس دنیا کے عذاب اور دنیا کی طعن و تشنیع اور دنیا کے تمسخر کے نتیجے میں ایک طرف انسانوں کا خوف پیدا ہوتا ہے اس خوف سے صرف خدا کا خوف انسان کو بچا سکتا ہے اگر وہ دل پر غالب ہو۔ پس ان دو خوفوں کے درمیان عبادالرحمان کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کا ذکر چل رہا ہے فرمایا ان کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ خدا کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (—) اے اللہ ہمیں عذاب جہنم کا زیادہ خوف ہے اس لئے اس عذاب کو ہم سے ٹال دے (—) کیونکہ جہنم کا عذاب جو ہے وہ تو بہت بڑی تباہی ہے کہ دنیا کے عذاب تو اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے (—) کہ وہ تو عارضی طور پر بھی بہت برا ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر تو بدتر ہے۔ عارضی طور پر کہہ کر دراصل دنیا کے عذاب کی طرف اشارہ فرما دیا اور بتایا کہ جس عذاب سے تم بھاگتے ہو وہ تو عارضی ہے اور جس عذاب کی طرف تم اس کے نتیجے میں جا سکتے ہو وہ ایک مستقل عذاب ہے لیکن عارضی حیثیت سے بھی دنیا کے عذاب کے مقابل پر آخرت کا عذاب بہت زیادہ سخت ہو گا یعنی اگر محض عارضی بھی ہو تب بھی دنیا کے عارضی عذاب کے مقابل پر وہ بہت زیادہ کڑا ہو گا تو خدا کے عارف بندے اس بات کو جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔ اس لئے دنیا کے عارضی عذاب کو وہ آخرت کے عذاب پر ترجیح دے دیتے ہیں یعنی آخرت کے اس عذاب کو قبول نہیں کرتے اور دنیا کے عذاب کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس (—) اس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا! ہمیں تو تیرے عذاب سے اتنا ڈر لگتا ہے کہ ہم تجھ سے ہی پناہ مانگتے ہیں۔ وہ عذاب جو تیری طرف سے آئے اگر تھوڑا بھی ہو تو وہ بہت زیادہ تباہ کن ہوتا ہے اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

اپنی اولاد اور اہل و عیال کیلئے دُعا

پھر بھی عبادُ الرحمان اپنی اولاد کے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے یہ دعائیں کرتے ہیں (—) (سورۃ الفرقان ۷۵) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے اپنے ازواج کی طرف سے (—) اور اپنی اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما (—) اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض دفعہ لوگ ازواج سے مراد صرف بیویاں لیتے ہیں اور (—) صغیر میں بھی یہی ترجمہ ہے کہ ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ یہ ترجمہ کرنے کی وجہ غالباً یہ بنی کہ شروع میں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مردوں سے متعلق بات ہو رہی ہے عبادُ الرحمان خدا کے بندے اور (وہ لوگ جو کہتے ہیں) میں بھی مردوں کا ذکر ہے کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں لیکن درحقیقت خدا تعالیٰ نے جہاں مردوں کے صیغے میں بات کی ہے وہاں مومن عورتیں شامل ہیں اور ان کو اس خطاب سے نکالنے کا ہمیں کوئی حق نہیں کیونکہ یہ صرف عربی طرز کلام ہے بلکہ دنیا کی دوسری قوموں میں بھی جب ہم بنی نوع انسان کا ذکر کرتے ہیں تو بسا اوقات مردوں کے صیغے میں بات ہو رہی ہوتی ہے اور مراد عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ بڑے اور چھوٹے سب اس میں شامل ہوتے ہیں تو طرز کلام یہ ہے جو آسان ہے کہ ایک ہی صیغے کا ذکر ہو جائے اور اس جنس کی ہر قسم کے ہر نوع کے افراد اسی جنس میں شامل ہو جائیں۔

پس (وہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں سے عطا کر) میں مردوں ہی کو صرف دعا نہیں سکھائی گئی، عورتوں کو بھی دعا سکھائی گئی ہے اور اُن کو اسی طرح دعا کرنی چاہیئے کہ (ہمیں اپنے زوج (میاں) سے اور اولاد سے عطا کر) کیونکہ زوج کا مطلب بیوی نہیں ہے۔ زوج کا مطلب میاں اور بیوی دونوں پر برابر اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے عورتوں کو اس دعا کو تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ وہ اس مضمون میں شامل ہیں۔ اور دعا کے اندر ویسے بھی زوج کے تحت ان کے خاوند شامل ہو جاتے ہیں۔ پس اب اس دعا کا معنی یہ ہو گا کہ اے خدا! ہمیں ہمارے زندگیوں کے ساتھیوں سے خواہ وہ مرد ہوں خواہ وہ عورتیں ہوں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما (—) اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ ایسی نسل پیچھے چھوڑنے کی توفیق عطا فرما جو تیری نظر میں متقی ہوں۔

یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے گھروں کے ماحول سدھر سکتے ہیں۔ جو خطوط مجھے ملتے ہیں، بلا استثناء روزانہ کچھ خطوط ایسے ہوتے ہیں جن میں گھریلو زندگی کی ناچاقیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عذاب کا ذکر ہوتا ہے اور ایسے خطوط بعض دفعہ بچوں کی طرف سے بھی ملتے ہیں۔ بچے لکھتے ہیں ہمارے ماں باپ کی آپس میں ناچاقیاں ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ گھر جہنم بنا ہوا ہے اور ہم جو بہن بھائی ہیں یوں لگتا ہے کہ بے سہارا ہیں اور ہمارے سر پر کوئی چھت نہیں ہے۔ اس صورت حال سے ہم بہت ہی تنگ ہیں اور مشکل یہ ہے کہ ہم کسی کی طرفداری کر نہیں سکتے۔ اگر کسی کو سچا سمجھیں تب بھی ہم کسی ایک کی طرف داری نہیں کر سکتے۔ پھر بیویوں کے خط آتے ہیں۔ خاوندوں کے خط آتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض خط بہت ہی پیارے ملتے ہیں۔ جس میں ایک بہو اپنی ساس کی، اپنے خسر کی، اپنے خاوند کی، اپنے سارے ماحول کی تعریف کر رہی ہوتی ہے۔ ان کیلئے دعاؤں کیلئے لکھ رہی ہوتی ہے کہتی ہے میں تو ایک جنت نشان گھر میں آگئی ہوں۔ اس طرح یہ لوگ میرا خیال کرتے ہیں۔ اس طرح مجھے پیار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جن کو اعلیٰ خلق عطا ہوں امر واقعہ یہ ہے کہ ان کے گھر جنت نشان ہی بنتے ہیں۔ اخلاق کی کمی کے نتیجے میں یہ دنیا ہمارے لئے جہنم بن سکتی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ اگر اخلاق گھروں کو جہنم بنا سکتے ہیں تو یہی اخلاق قوموں کو بھی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہی اخلاق بنی نوع انسان کے لئے جہنم پیدا کر دیتے ہیں۔ پس اخلاق کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اعلیٰ خلق کے نتیجے میں صرف ہمارے گھر ہی جنت نشان نہیں بن سکتے بلکہ ہماری گلیاں، ہمارے شہر، ہمارے وطن اور اس کے بعد پھر ساری دنیا کے لئے تمام سطحِ ارض جنت بن سکتی ہے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میں نے پہلے بھی بارہا احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اس دعا سے غیر معمولی استفادہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ پھر آگے اولاد پر بھی ممتد ہو جاتی ہے اور اولاد پر بھی اس کا فیض جاری ہوتا ہے، کیونکہ اس دعا میں یہ سکھایا گیا ہے۔ (میرے زوج اور میری اولاد کو) اور ذُرِّیّت میں صرف پہلی نسل مراد نہیں ہے بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کا سلسلہ اس کے اندر آجاتا ہے قیامت تک کے لئے انسان اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سے بہتر دعا نہیں ہو سکتی کہ اے خدا! ہماری اولاد کو، اولاد در اولاد کو، سلسلۂ اولاد کو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک بنانا اور وہ ٹھنڈک ان معنوں میں ہو کہ (—) ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ غیر متقی کا امام نہ بنانا، یہ بہت ہی کامل دعا ہے اور قیامت تک اثر پیدا کرنے والی ہے اور پھر یہ بھی ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم نے اپنے لئے اس دنیا میں جنت پیدا کر لی اور تمہاری اولاد کو یہ توفیق نہ ملے کہ وہ متقی ہو تو تم نے جو کچھ حاصل کیا تھا عملاً اس کو کھو بیٹھو گے۔ تمہارا سارا سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری ساری محنتوں کا پھل جاتا رہے گا اس لئے صرف اپنے لئے فکر نہ کیا کرو۔ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی فکر کیا کرو۔

ساری جماعت کا معاشرہ پاکیزہ بنانے کی دعا

اس مضمون پر غور کر کے اگر آپ یہ دعا کریں تو آپ کے گھر کے ماحول کا ایک بہت ہی دلکش نقشہ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے۔ بعض میاں بیوی ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں مگر ان کے آپس میں راضی ہونے کی بناء تقویٰ نہیں ہوتی۔ ایسے میاں بیوی بھی تو ایک دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے راضی ہوتے ہیں جن کے گھر میں ڈسکو چل رہا ہے۔ گانے بجانے ہو رہے ہیں۔ کئی قسم کی بے ہودگیاں ہو رہی ہیں۔ بظاہر وہ گھر جنت ہے لیکن اس دعا کے آخری حصے نے بتا دیا کہ وہ جنت محض ایک فرضی اور خیالی جنت ہے اور عارضی حیثیت کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی اولادیں پھر متقی نہیں بن سکتیں۔ ایسے لوگوں کی آنے والی نسلیں اُن کے لئے حقیقی معنوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان مہیا نہیں کر سکتیں۔ تو (ہمیں متقیوں کا امام بنا) نے صرف مستقبل کی بات نہیں کی بلکہ اس زمانے میں جو ہمیں نصیب ہوا ہے ہمارے گھروں کا ایسا نقشہ بھی کھینچ دیا جس میں تقویٰ کی باتیں ہوں۔ اگر تقویٰ کی باتیں نہ ہوں تو اگلی نسل کو تقویٰ کہاں سے نصیب ہو جائے گا۔ پس آنکھوں کی ٹھنڈک وہ جس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہو۔ اس کے لئے دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا سے غفلت کے نتیجے میں مَیں سمجھتا ہوں بہت سے گھر بے وجہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں۔ سنجیدگی سے ہر وہ خاوند اور ہر وہ بیوی جو اپنے لئے یہ دعا کرتی ہے اُن کو مَیں یقین دلاتا ہوں کہ اس دعا کے نتیجے میں ان کے گھر کے نقشے بدل جائیں گے اور ساری جماعت کا معاشرہ اتنا پاکیزہ ہو جائے گا اور اتنا بلند ہو جائے گا کہ واقعی وہ اس بات کا مستحق ہو گا کہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کر سکے اور ہم ساری دنیا کو گھر دینے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابراہیمؑ کے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی دعا

پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سورۃ الشعراء آیات ۸۴ تا ۹۰ میں بیان فرمائی گئی۔ وہ دعا یہ ہے کہ (-)

اے میرے رب مجھے حکم عطا فرما اور (-) مجھے صالحین میں شامل فرما دے۔ یہاں حکم کا معنی حکومت نہیں۔ حکومت بھی ہو سکتا ہے مگر صحیح تعلیم مراد ہے۔ فیصلہ کن صحیح تعلیم۔ ایسی صحیح تعلیم جو بیّن ہو، جو روشن ہو۔ جس میں بدتعلیم سے نمایاں فرق شامل ہو۔ ہر ایسی تعلیم کو ہم حکم کہہ سکتے ہیں۔ پس اپنے رب سے یہ عرض کرتے ہیں (-) اے خدا! مجھے کھلی کھلی روشن، امتیازی ہدایت عطا فرما۔ (-) اور مجھے صالحین میں شمار فرما لے۔ صالحین کے ساتھ میرا تعلق قائم فرما دے (-) اور بعد میں آنے والوں کی زبان پر میرا ذکر سچائی کے ساتھ چلے۔

یہ دعا بہت ہی معنی خیز ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جتنی گہری اور جتنی بلند صفات سے نوازا تھا اور جس طرح آپ کے ذہن میں باریک در باریک مضامین نازل فرمائے جاتے تھے اُن کا اظہار آپ کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ اپنی دعاؤں کے آئینے میں ہمیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھائی دینے لگتا ہے۔ آپ کی طرزِ فکر دکھائی دینے لگتی ہے۔ عام طور پر لوگ آئندہ زمانوں میں اپنی شہرت چاہتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے جتنے ہیرو (HERO) ہیں وقت کے گذرنے کے ساتھ ان کا ذکر چلتا ہے اور بلند ہوتا رہتا ہے اور اسمیں کئی قسم کے فرضی قصّے بھی داخل ہونے لگ جاتے ہیں۔ پس جسکو ہم (افسانوی شخصیات) LEGENDARY FIGURES. کہتے ہیں۔ وہ انسان جو اپنے اپنے وقتوں میں ہیرو شمار ہوئے، بہت بلند مقام تک پہنچے وہ بالآخر (کہانی) LEGEND بن جاتے ہیں اور اُن کے متعلق قصّے، کہانیاں، افسانے مشہور ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے حقیقی وجود سے بہت بڑھکر ان کی طرف اعلیٰ صلاحیتیں منسوب ہونے لگتی ہیں۔ اِسی کے نتیجے میں بہت سے انبیاء کو خدا یا خدا کا بیٹا یا اس کا قریبی بتا دیا گیا اور یہ وہ طبعی رجحان ہے۔ جس نے سلسلہ ہائے مذاہب کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کی قوم نے کیا سلوک کیا ہے۔ اسی طرح حضرت کرشن کے ساتھ، حضرت رام چندر جی کے ساتھ اور بہت سے بزرگ انبیاء ایسے گذرے ہیں جن کو وقت گذرنے کے ساتھ بہت بڑے مقامات اور مرتبے عطا کئے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلند مرتبہ نہیں مانگ رہے۔ آنے والی نسلوں سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ آپ کی حمد و ثناء میں مصروف رہیں اور آپ کی تعریف میں بڑے بڑے قصیدے کہیں۔ کیسی عمدہ دعا ہے۔ (-) اے میرے رب میرے متعلق تو آئندہ جو باتیں بھی ہوں سچی ہوں۔ اس میں جھوٹ کی ادنیٰ سی ملونی بھی نہ ہو۔ اب آپ دیکھیں کہ کس شان کے ساتھ حضرت ابراہیم کے حق میں خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا ہے۔ کتنا بلند مرتبہ آپ کو عطا کیا گیا۔ ابوالانبیاء کہلائے اور آج کی دنیا کے مذاہب کے سلسلوں میں تین سب سے قوی سلسلے آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہود بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ عیسائی بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور مسلمان بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ وہ تین قومیں ہیں جو درحقیقت اپنی طاقت کے لحاظ سے تمام دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور اسکے باوجود حضرت ابراہیمؑ کی ذات کے بارے میں کبھی کوئی مبالغہ نہیں کیا گیا۔ ہزاروں سال گذر گئے ہیں۔ کسی نے آپ کے متعلق فرضی قصّے نہیں بنائے۔ کوئی ایک بھی فرضی خیالی قصّہ آپ کی طرف منسوب نہیں ہوا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ سچی دعاؤں میں جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہیں کتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل سے سچ کی یہ پکار تھی کہ اے خدا ہمیشہ میری تعریف سچی رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو سچا کر دکھایا۔

اسی دعا کے مطالعہ سے مجھے درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی حکمت سمجھ آئی۔ اور بھی بہت سے انبیاء گزرے ہیں ان کا بھی ذکرِ خیر درود میں چل سکتا تھا۔ لیکن صرف حضرت ابراہیم کو کیوں یہ اعزاز دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی اُمت کو یہ درود سکھائیں۔ کہ (اے اللہ حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل پر سلامتی نازل فرما۔ جسطرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر سلامتی نازل کی۔ بے شک تو ہی حمد اور بزرگی کے لائق ہے۔ اے اللہ حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل پر برکتیں نازل فرما جسطرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکات نازل کیں۔ بے شک تو ہی حمد اور بزرگی کے لائق ہے)

اس درود سے یہ بھی سمجھ آگئی کہ (زبانوں پر سچا ذکر جاری ہونے) کا اس درود کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ اس دعا کو اس درود کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال کی دعا سکھا کر حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی اُمّت کو باندھ دیا اور گویا اپنے متعلق بھی یہ دعا کر دی کہ اے خدا جسطرح ابراہیم پر تو نے سلامتی بھیجی اور اس زمانے میں بھی آپ کو سلامتی عطا ہوئی اور آئندہ آنے والی نسلوں میں۔ آئندہ آنے والے زمانوں میں بھی ہمیشہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مَسِّ شیطان سے پاک رکھا اور لغو اور جھوٹے قِصّوں سے آپ کو بچایا۔ اے اللہ اسی طرح میری بھی حفاظت فرما اور میری امت کی بھی حفاظت فرما۔ بہرحال ایک مضمون نہیں یہ تو بہت ہی وسیع مضامین ہیں۔ کمَا کے تعلق میں یہ باتیں پھر (اللہ نے چاہا تو) کبھی توفیق ملی تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بہت سے احمدی یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ کمَا جو کہہ دیا گیا تو اس میں برابری مقصود ہے۔ لیکن برابری مقصود نہیں، کچھ اور مضامین بھی ہیں۔ ایک تعلق بہرحال درود شریف کا اس آیت میں مذکور دعا سے ہے۔ (-) کہ اے خدا! آخرین میں میرا ذکرِ خیر، سچائی کا ذکر جاری رہے اور چونکہ آخرین کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہونا تھا۔ کیونکہ قیامت تک کے لئے آخرین کا دور آپؐ کا دور تھا اسلئے اگر آپؐ کی اُمت میں آپ کا ذکرِ خیر سچائی کے ساتھ جاری نہ رہتا تو یہ دعا قبول نہ ہوتی۔ پس اسکے نتیجے میں اس دعا کی قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت وہ درود ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔

(-) اور اے اللہ! مجھے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے بنا۔ جنت تو خود ہی نعمت ہے۔ پھر یہ کیا مطلب کہ (مجھے نعمتوں والی جنت کا وارث بنا) تو حقیقت یہ ہے کہ جنت کے بھی مختلف درجے ہیں۔ ایک جنتِ نعیم ہے۔ جنۃ النعیم کے معنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ جنت ہے۔ جسمیں انبیاء شامل ہوتے ہیں کیونکہ ویسے تو سب نعمتوں والے خواہ وہ صالح ہوں، خواہ شہید ہوں۔ خواہ صدیق ہوں یا نبی ہوں جنت میں جائیں گے اور ان معنوں میں ہر جنت جنۃ النعیم کہلا سکتی ہے۔ مگر اَل کا لفظ نعیم کے اندر ایک اور معنی پیدا کر دیتا ہے۔ یعنی وہ جنت جو اُن لوگوں کی جنت ہے۔ جن کو کامل نعمت عطا ہوتی اور کامل نعمت انبیاء کو عطا ہوتی ہے۔ پس ہرگز بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان معنوں میں یہ دعا کی ہو کہ مجھے جنت میں بھی انبیاء کے زمرے میں رکھنا اور وہ جنت عطا کرنا جسمیں کامل طور پر تجھ سے انعام یافتہ لوگ شامل ہوں۔ پس آپ دیکھیں کہ اس دعا کا سورۃ فاتحہ کی اس دعا سے کتنا گہرا رابطہ ہے کہ (-) (مجھے سیدھا راستہ عطا کر۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا)۔

پس منعم علیہ میں شامل ہوتا ہے تو منعم علیہ گروہ کی وہ ساری دعائیں پیش نظر رہنی چاہئیں۔ جو ہماری زندگی کے مختلف حالات پر اطلاق پاتی چلی جاتی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کرتے ہیں۔ (-) کہ اے میرے ربّ! میرے باپ کو بھی بخش دینا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ گمراہ تھا۔ اسکے باوجود تجھ سے عرض کر رہا ہوں۔ اسکے متعلق یہ ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے چونکہ آزر سے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ میں تیرے لئے ضرور دعا کروں گا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطورِ خاص یہ اجازت فرمائی کہ وہ اپنے اس وعدے کو پورا کریں لیکن آخر پر خدا نے ایک وقت پر آپ پر یہ ظاہر فرما دیا کہ وہ صرف گمراہ نہیں تھا۔ بلکہ میرا دشمن تھا اور یہ بتانا ہی کافی تھا اسکے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے کبھی دعا نہ کی۔ (-) اور جس دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا۔ اُس دن مجھے رسوا نہ کرنا (-) جبکہ انسان کے کام نہ اُس کے مال آئیں گے نہ اُس کے بچے۔ (-) ایک ہی بات کام آئے گی کہ خدا کے حضور کوئی صاف دل لیکر حاضر ہو۔ پاک دل لے کر حاضر ہو۔ ایسا دل لے کر حاضر ہو جو خدا کے حضور جھکا رہنے والا ہو اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر بیٹھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت میں اس دنیا سے بلائے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا ہمارے حق میں بھی یہ گواہی دے کہ (-) ہم ان لوگوں میں شمار ہوں جو ایک سلیم دل لے کر اپنے خدا کے حضور واپس لوٹنے والے ہوں۔ ☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رسائل و جرائد

نیوکینیڈا :- جو ہفتہ وار پرچہ ہے اور ایک پاکستانی احمدی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ ملکیت بھی انھی کی ہے۔ اسکی جلد ۴ کے نمبر ۱۲ اور ۱۳ ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ یہ پرچہ اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ کینیڈا سے باہر کی دنیا کو کینیڈا کے اہم سیاسی، سماجی اور اقتصادی امور سے واقفیت فراہم کرتا ہے اور کینیڈا کے اندر بسنے والے شہریوں کو دیگر ممالک خاص طور پر پاکستان کی اہم باتوں سے آگاہ کرتا ہے مثلاً شمارہ نمبر ۱۲ میں وہاں دیوار مسٹ پارٹی کے متعلق یہ پوچھا گیا ہے کہ وہ فاشسٹ ہے یا ریشیسٹ۔ یعنی نسلی امتیاز کی پالیسی کی حامل ہے وہیں اس بات کی بھی اپنے قارئین کو اطلاع دی گئی ہے کہ پاکستان میں شریعت بل کے لئے ایک گیارہ رکنی کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ اس میں ایک مضمون اُردو زبان میں بھی شائع کیا گیا ہے جسکا عنوان ہے "پاکستانی سائنس دانوں اور ماہرین کا قابل فخر کارنامہ"۔ مضمون نویس اخلاق احمد ہیں۔

اسی طرح نمبر ۱۳ میں اٹاوہ شہر کے لوگوں کی باہم دگر ہم آہنگی کی تجویز کا ذکر ہے اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ بعض ایشیئنز کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک ہے۔ آپکو یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد انتہائی طور پر کم ہے کیونکہ جہاں بھی ایشیائی لوگ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں وہ اپنا اچھا تاثر چھوڑتے ہیں۔ اسلئے بعض ایشیائی لوگوں کو یہ مشورہ دینا کہ وہ ملک چھوڑ دیں کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

اخبار احمدیہ

یہ ماہنامہ مکرم بشیر الدین احمد سامی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس کے دو حصے ہیں انگریزی اور اردو۔ انگلستان کی احمدیہ جماعت کے امیر مسٹر آفتاب احمد خان اور مربی انچارج مولانا عطاء المجیب راشد کی نگرانی میں چھپنے والا یہ ماہنامہ نہ صرف انگلستان کے احمدیوں کی خدمت میں مصروف ہے بلکہ دوسرے علاقے بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ انگریزی حصہ میں ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے علاوہ حضرت امام جماعت الرابع کی وہ اپیل شائع کی گئی ہے جو آپ نے لائبیریا کے مہاجرین کے سلسلے میں گذشتہ ایام میں کی تھی۔ لندن مشن کے ہر شعبے کی مصروفیات کا ذکر کیا جاتا ہے اور آئندہ کے پروگرام بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ جو ایشو ہمارے سامنے ہے۔ یہ اپریل مئی ۱۹۹۱ء کا ہے۔ اس میں برمنگھم میں عید پارٹی۔ مانچسٹر میں اطفال کا علاقائی اجتماع۔ اور اسی طرح بریڈ فورڈ میں عید پارٹی یارکس شائر میں یوم فضل عمر جیسی تقریبات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح آکسفورڈ کی لجنہ اماء اللہ نے جو یوم فضل عمر منایا تھا اس کا بھی ذکر موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یوم فضل عمر کئی جگہوں پر منایا گیا تھا ان میں سے ایک گلاسکو بھی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی دیگر جماعتوں نے اس روز جلسے کر کے حضرت فضل عمر کے سیرت و سوانح بیان کئے۔

ایک تراشہ ٹیلیگراف لندن سے فوٹو سٹیٹ میں شائع کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے کہ ڈاکٹر اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ حضرت یسوع مسیح مر کر زندہ ہو گئے تھے۔ اسی سلسلے میں بعض دیگر اخبارات مثلاً گارڈین ایکسپریس، ٹائمز اور سن (UK) کے تراشے بھی شائع کئے گئے ہیں۔

دعوت الی اللہ کے سلسلے میں یہ تراشے خاصے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اردو حصے میں پہلے صفحہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند دعائیہ کلمات شائع کئے گئے ہیں اور اسی طرح اس شمارے میں تلاش کی راہیں اور عرفان کی باتیں شامل ہیں۔ نظم کے حصے میں چار پانچ نظمیں پیش کی گئی ہیں۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو نماز جنازہ پڑھائیں ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ جن میں سے ایک جنازہ حاضر تھا۔ اور بیس غائب۔

المصلح

کراچی سے المصلح شائع ہونا شروع ہوا ہے یہ پرچہ پندرہ روزہ ہے اور اس وقت ہمارے سامنے اس کا شمارہ نمبر ۸ اور ۹ ہے۔ اداریے کا موضوع ہے خود انحصاری کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت۔ ایک تاریخی مضمون محمد یٰسین صاحب لکھنوی کے قلم سے ہے جس کا عنوان ہے۔ بیت الفضل لندن ایک تاریخ ساز خانہ خدا۔ اس سلسلے میں قائداعظم کا قیام انگلستان ترک کرنے کا فیصلہ اور اسکے اعلان پر بھی ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے۔

شعرائے ادب کے سلسلے میں میر تقی میر، درد پر ایک مفصل مضمون ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب تحدیث نعمت کے صفحات ۵۶۱، ۵۶۴ "کشمیر پر مسلم آبادی پر ظلم" کے عنوان سے شائع کئے گئے ہیں۔ ابو شاہد صاحب کا ایک مضمون "اسلام میں وراثت کا نظام"۔ وراثت کے سلسلے میں خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ بیگم حمیدہ یٰسین صاحبہ نے فن تقریر پر مضمون تحریر فرمایا ہے۔ ایک اور تاریخی مضمون پنڈت سندر لال کے قلم سے ہے جسکا عنوان "شاہانِ مغلیہ کا انداز حکومت"۔ اخبارات میں سے بعض خبریں نوٹس کی حیثیت میں شائع کی گئی ہیں۔ مثلاً ایک خبر ہے شریعت بل پر ــــ کا تبصرہ۔ اور اسی طرح ایک اور خبر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور چاول کی پیداوار میں انقلابی اضافہ کی توقع۔ خواتین کی دلچسپی کے لئے ایک صفحہ پکوان کے لئے بھی ریزرو کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہم نے کہا تو یہ ہے کہ خواتین کی دلچسپی کے لئے۔ مگر ہمارا خیال یہ ہے کہ انکی دلچسپی تو پکانے تک ہوتی ہے۔ زیادہ دلچسپی اس میں مرد حضرات لیتے ہیں کہ ان کی خواتین کیا کیا پکاتی ہیں۔ اور کس کس طرح کھلاتی ہیں۔

اخبار احمدیہ جرمنی

یہ پرچہ آج سے ۱۶ سال پہلے شائع ہونا شروع ہوا تھا اسکی جلد ۱۶ کا شمارہ ۳ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نمبر ہے۔ اسکے صدر مجلس جرمنی کے باشندے عبداللہ واگس ہاؤزر اور نگران مسعود احمد صاحب جہلمی جبکہ ادارت کے فرائض مکرم عرفان احمد خان صاحب ادا کرتے ہیں۔ ان کے نائبین میں ڈاکٹر عمران احمد خان انس محمود منہاس، ڈاکٹر وسیم احمد طاہر اور خلیق سلطان انور کے نام شامل ہیں۔ اس شمارے میں اداریے کا عنوان ہے "سو سال گذرنے کے بعد"۔ جس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس میں احمدیہ جماعت کی اب تک ہونے والی ترقی کا ذکر ہوگا اور واقعی ایسا ہی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں سے بعض نہایت اہم اقتباسات پیش کرنے کے بعد حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ جسکا موضوع ہے "خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق مقصود بالذات ہے اور اس مقصد کو پانے کا ذریعہ نماز ہے" شائع کیا گیا ہے۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء وہ مبارک دن تھا جب احمدیہ جماعت کا آغاز ہوا اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیعت لینی شروع کی۔ اس دن کی اہمیت کا ذکر کرنے کیلئے محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ کا ایک مضمون یوم البیعت اس شمارے میں شامل ہے۔ مکرم م۔ا۔د۔ صاحب کا ایک مقالہ خصوصی "سمجھ والوں کے لیئے عظیم الشان نشان صداقت" بھی پیش کیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کس طرح دنیا کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلایا اس موضوع پر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ اسی طرح ۶ مارچ کی اہمیت کے سلسلہ میں ایک مضمون مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی قادیان کے جلسے میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے۔ اور واپسی پہ انہوں نے اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات اور قلبی تاثرات کا ذکر فرمایا۔ انکے یہ تاثرات ایک مضمون کی صورت میں اس پرچے میں شامل کئے گئے ہیں۔

جہاں تک احمدیہ جماعت کی کارکردگی کے سلسلے میں رپورٹوں کا تعلق ہے طاہر ہائی سکول گیمبیا میں نائب صدر مملکت کی تشریف آوری پر ایک مضمون پیش کیا گیا ہے۔ سکول کے طلباء ممبران سٹاف اور دیگر سربرآوردہ اصحاب نے نائب صدر مملکت کا پر مغز خطاب گرانقدر خدمات پر جماعت احمدیہ اور احمدیہ مشن گیمبیا کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ رپورٹ مکرم وکیل التبشیر صاحب نے بھیجی اور اس کا ترجمہ ڈاکٹر عمران احمد صاحب نے کیا۔

احمدیہ جماعت ایک لمبے عرصے سے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔ جرمنی میں یہ جلسہ دوسری دفعہ گذشتہ سال منعقد کیا گیا جس کی رپورٹ مکرم چوہدری حفیظ الرحمان صاحب نے پیش کی ہے۔ مکرم چوہدری صاحب شعبہ دعوت الی اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح مشرقی حصہ جرمنی میں دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں بھی شامل اشاعت ہیں۔ ہیمبرگ ریجن کی سرگرمیوں کے سلسلے میں نو احمدی روسی عالم بخار الیوف کی ہیمبرگ میں آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مضمون مکرم نعیم الدین احمد صاحب نے تحریر کیا ہے۔ گلاسکو میں ۶۰ مسلمان روسی سیاحوں کے اعزاز میں استقبالیہ کی تقریب منعقد کی گئی اور ان سیاحوں کو روسی ترجمہ قرآن کے نسخوں کا نادر تحفہ دیا گیا۔ اسکی رپورٹ مکرم محمد احمد انور صاحب نے تحریر کی ہے۔ ان امور کے علاوہ متعدد نظمیں بھی شامل اشاعت ہیں اور اسی طرح رمضان کے ایام میں نمازوں کے اوقات کے نقشے بھی دیئے گئے ہیں ہم ان تمام پرچوں کے ناظمین اور مدیران کو دلی ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

(ن۔س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلکی خبریں

○ صوبہ سندھ میں امن وامان قائم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق علی کو وسیع اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ جام صادق علی کی برطرفی کا امکان کورد کر دیا گیا ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے سندھ کے مسائل کا سیاسی بنیادوں پر تصفیہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

○ ملک بھر میں عید الاضحیہ روایتی جوش و جذبہ سے منائی گئی ۔ صدر مملکت نے اسلام آباد میں فیصل مسجد میں اور وزیر اعظم نے لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد میں نماز عید ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد وزیر اعظم نے گورنر ہاؤس لاہور میں عوام سے عید ملی اور ان کے مسائل سنے

○ ایم کیو ایم کے تمام سینیٹروں اور اراکین اسمبلی نے اپنی تحریک کے قائد کو استعفے پیش کر دیئے ہیں۔

○ ڈاکوؤں کے خلاف جو آپریشن سندھ میں کیا جارہا ہے اس کے جواب میں ڈاکوؤں نے شدید ردّ عمل کر کے آپریشن شروع کیا ہے گزشتہ دس روز میں جس شدّت سے قتل، اغوا، ڈاکے ہوئے ہیں وہ گزشتہ پانچ سال کی کارروائیوں سے زیادہ ہیں۔

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں اور حریت پسندوں کے درمیان عید الاضحیٰ کے روز شدید جھڑپیں ہوئیں۔ بھارتی فوجیوں نے عید الاضحیٰ کے دن اس خیال سے کہ حریت پسند اپنے اہل خانہ سے ملنے آئے ہونگے۔ بڑے وسیع پیمانے پر گھر گھر تلاشی لی اور کشمیریوں پر شدید تشدد کیا۔ اس کے جواب میں عید کے بعد مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھارتی فوجیوں کے ساتھ شدید جھڑپوں میں کئی بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۵ حریت پسندوں نے شہادت پائی۔ حریت پسندوں نے بھارتی بیمہ کمپنی کے دو عہدیداروں کو ہلاک کر دیا یہ بھارتی حکومت کے مخبر تھے۔

○ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے اراکین ایک اور قرارداد پر متفق ہو گئے ہیں جس میں عراق کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اپنی تیل کی آمد کا تیس فیصد حصہ اقوام متحدہ کے پاس جمع کروائے اس سے قبل امریکہ کا اصرار تھا کہ عراق تیل کی آمد کا پچاس فیصد جمع کروا[ئے]۔

○ کرد لیڈر مسعود برزانی کا عراق حکومت سے جو معاہدہ تکمیل پا رہا ہے اس کے تحت کردستان عراق کا حصہ رہے گا۔ تاہم اسے وسیع خود مختاری حاصل ہوگی کردستان میں تین ماہ کے عرصے میں اور عراق میں ایک سال کے اندر اندر انتخابات کروائے جائیں گے۔ اس کے تحت کردوں کو عام معافی بھی دی جائے گی اور ہلاک شدگان کو معاوضہ بھی دیا جائے گا۔

○ یوگوسلاویہ کی دو ریاستیں ۲۶ جون سے یکطرفہ اعلان آزادی کر رہی ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس: ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

خصوصی درخواست دُعا

مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کا ۲۶ جون کو امریکہ میں دل کا بائی پاس کا آپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں آپریشن کی کامیابی اور مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جبُوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	زدجام عشق خاص قیمت ۵۰۰ روپے	تریاقِ معدہ خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	شباب آور موتی قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	راحتِ جان تبخیر معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	سُرمہ جواہر مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریَن قیمت ۲۰ روپے	سونے چاندی کی گولیاں قیمت ۲۰۰ روپے	شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	تریاقِ بواسیر خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ـــ پوسٹ بکس ۶۰

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

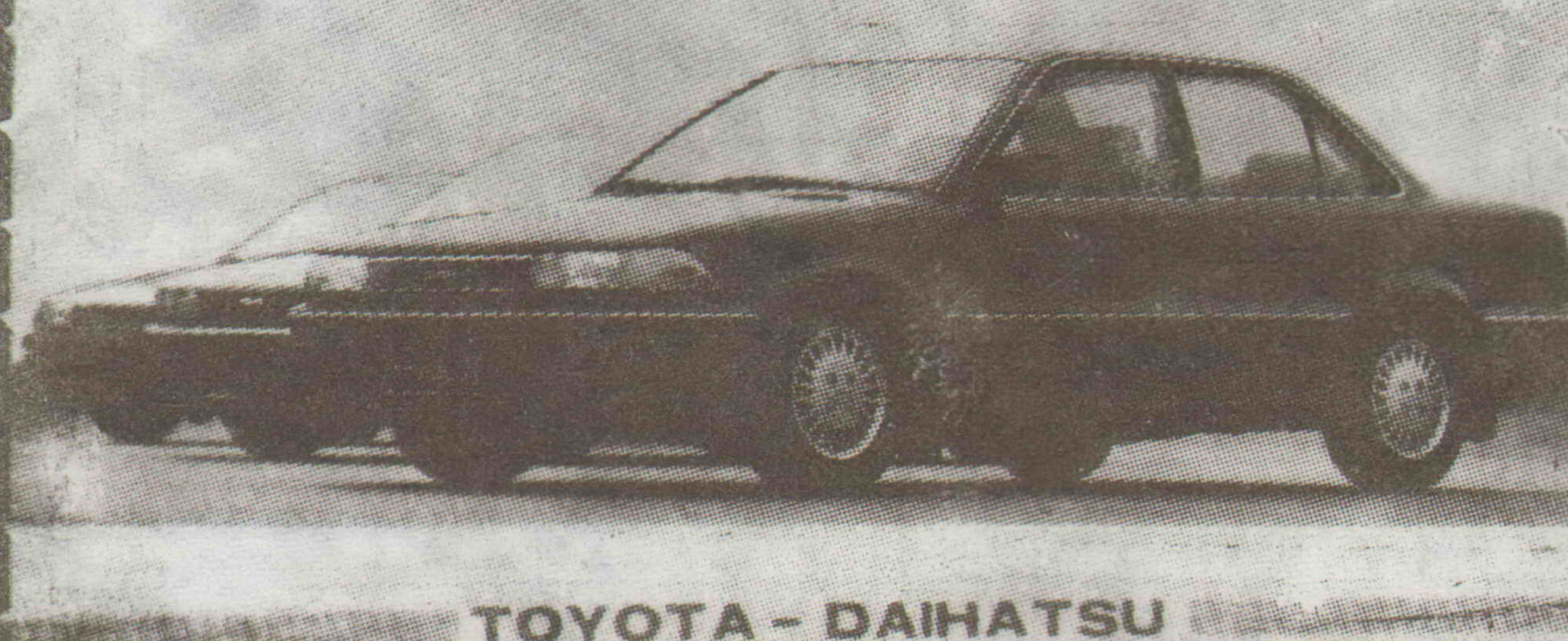

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت میں منفرد اور با اعتماد نام
NASA
ہمارا تعاون یقیناً آپ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔
ناسا اسٹیٹ ڈویلپرز اینڈ بلڈرز فیصل آباد
فون: آفس: ۴۴۲۸۶، ۴۷۰۹۲
رہائش: ۴۳۱۱۵
طالب دعا: سہیل مشتاق

معاذ اینڈ کمپنی
سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد
فون ـــ ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینیٹری ویئرز۔ سینیٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہوار فیس میں زبردست خصوصی رعایت

۱۰۔ جولائی ۱۹۹۱ء تک الیکٹریشن ۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ کورسز مدت ۶ ماہ میں داخل ہونے والوں کو -/۵۰ روپے ماہوار فیس میں رعایت دی جائے گی ۔ داخلہ کیلئے کم ازکم تعلیمی معیار مڈل پاس ہے ۔ امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔ میٹرک میں فیل ہونے والوں یا جنہیں کالجوں میں داخلہ نہیں ملا ہے انہیں بیکار رہنے کی بجائے اس خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھاکر اپنے لئے اور ملک کی ترقی کیلئے ہنر سیکھنا چاہیئے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ) فون ۵۹۲

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

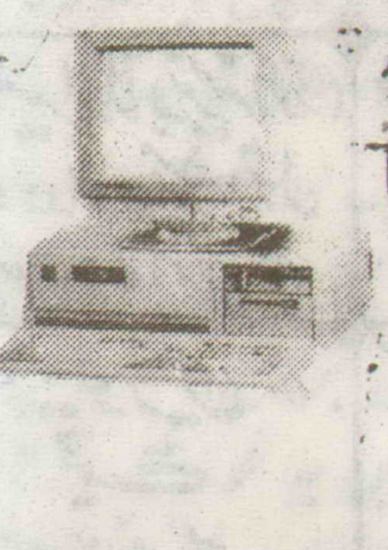

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی
اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت
اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ
اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندئ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

خوشخبری لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمٰن صاحب سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳۰ ۔ فون: ۵۱۵۱۶۱ ۔ ۵۱۵۲۰۹ ۔ ۵۲۱۳۷۷ ۔ ۵۲۹۶۲۴

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھراء ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون ۰۴۳۱ ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی: **حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں: ۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاہور: جوہر ویو فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ؛ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** رجسٹرڈ — فون ۷۷۱، ۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

تبخیر معدہ کے لئے مفید گولیاں ایچ۔ کے۔ این گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کے لئے بے مثل۔

طاقت کا سرچشمہ

گولڈن پلز پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت

نرینہ اولاد کیپسولز بفضل تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ

برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۴۲ مین سٹریٹ اوکاڑہ

ارشد ہومیو ریڈیانک ہیلتھ سنٹر

تشخیص و علاج بذریعہ جدید ریڈیانک کمپیوٹر

اوقات: ۴ بجے شام تا ۷ بجے شام
ناغہ: جمعۃ المبارک
258/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ ۔ فیصل آباد

ڈاکٹر آر ارشد خان

ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس، ایم ڈی ممبر ایشین ہومیو میڈیکل لیگ ۔ فون: ۴۲۷۲۲

حنیف ہومیو پیتھک کلینک

۱۷۶ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیراز بیکری ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

موسم گرما کے اوقات کار:
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹/۱۲ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵/۱۲ بجے سے ۷/۱۲ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا
ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا

خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

سٹیبلائزر ۔ یونیورسل نیشنل ۔ حسن ٹریڈرز فون ۴۵۴

٭ قدیمی ٭ اوّلین ٭ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸